سوال

(331) بیوہ ایام عدت کہاں گزارے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر خاوند فوت ہوجائے تو بیوہ ایام عدت کہاں گزارے ،اپنے خاوند کے گھر یا جہاں وہ اپنے خاوند کے فوت ہونے کی اطلاع پائے ، نیز یہ بھی بتایا جائے کہ دوران عدت اپنے خاوند کی قبر پر جاسکتی ہے یا نہیں ؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا حل پیش کریں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت نے جس خاوند کے ساتھ زندگی کے ایام گزارے ہیں اس کے حق رفاقت ووفاداری اور اس کے رشتہ داروں کے ساتھ ہمدردی وغمگساری کا تقاضا یہ ہے کہ خاوند کے مرنے کے بعد اس کی بیوی عدت کے ایام اپنے خاوند کے گھر میں گزارے ، خواہ وہ مکان تنگ ہو یا تاریک اور کتنا ہی وحشت ناک کیوں نہ ہو، چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا کا خاوند گھر سے باہر کسی دوسرے مقام پر قتل کردیا گیا اور اس کا مکان انتہائی وحشت ناک مقام پر واقع تھا ۔ پھر وہ اس کی ملکیت بھی نہ تھا ۔ بیوہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ مجھے والدین اور بہن بھائیوں کے ہاں منتقل ہونے کی رخصت دی جائے تاکہ عدت کے ایام امن وسکون سے وہاں گزار سکوں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’اپنے اس گھر میں رہو جہاں تجھے خاوند کے فوت ہونے کی خبر ملی ہے یہاں تک کہ عدت کے ایام پورے ہوجائیں ۔‘‘ [مسند امام احمد، ص : ۳۷۰، ج ۳]

بعض احادیث میں ہے کہ اپنے گھر میں بیٹھی رہو ۔ [نسائی ، طلاق : ۳۵۵۸]

یعنی کسی دوسری جگہ منتقل ہونے کی ضرورت نہیں ۔

حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما اسی حکم کے مطابق فیصلہ کرتے تھے ۔ البتہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا موقف ہے کہ عورت عدت گزارنے کی پابند ہے ، خواہ وہ کہیں گزارے ۔ [نسائی ، الطلاق : ۳۵۶۱]

واضح رہے کہ حدیث میں تو یہ صورت ہے کہ عورت اپنے گھر میں تھی جبکہ خاوند باہر گیا تھا اور وہیں فوت ہوگیا ، اگر خاوند اپنے گھر میں فوت ہوا اور اس کی بیوی اس وقت گھر میں موجود نہ ہو تو اس کے متعلق الفاظ اور حدیث اور حکمت حدیث کا تقاضا یہی ہے کہ ایسی عورت بھی عدت کے ایام اپنے خاوند کے گھر میں پورے کرے ، البتہ اس حکم سے درج ذیل دو صورتیں مستثنیٰ ہیں :

(الف) اگرعورت خانہ بدوش ہے اورکسی مقام پرپڑاؤ ڈالے ہوئے ہے اگراس کاخاوند فوت ہوجائے تواس کےلئے ضروری نہیں کہ وہ چارماہ دس دن اسی طرح ایک مقام پرگزارے بلکہ وہ جہاں قافلہ ٹھہرے گااس کےساتھ ہی اپنے ایام عدت گزارتی رہےگی۔

(ب) میاں بیوی کرایہ کےمکان میں رہائش پذیرتھے۔خاوند کےفوت ہونے کےبعد آمدنی کےذرائع مسدودہوگئے جس کی وجہ سے کرایہ کی ادائیگی طاقت سے باہر ہوتواس صورت میں بھی وہ کم کرایہ والے مکان میں منتقل ہوسکتی ہے۔

بعض اہل علم حدیث کےالفاظ ’’جہاں تجھے خاوند کےفوت ہونے کی خبرملے۔‘‘ سے عورت کوپابندکرتے ہیں کہ وہ وہیں ایام عدت گزارے۔جہاں اسے وفات کی خبرملی ہے،خواہ وہ کسی کےپاس بطورمہمان ہی ٹھہری ہوئی ہو۔اس طرح کی حرفیت پسندی اوربےجاپابندی شریعت کی منشا کےخلاف ہے۔

دوران عدت انتہائی ضروری کام کےلئے گھرسے نکلنے کی اجازت ہے لیکن اس صورت میں بھی رات گھرواپس آناضروری ہے۔صورت مسئولہ میں ایام عدت میں خاوند کی قبرپرجانا کوئی ضروری امرنہیں ہے۔جب عدت کےایام پورے ہوجائیں توپھرشریعت کےدائرہ میں رہتے ہوئےاپنے خاوند کی قبرپرجانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:348